السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مردہ کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر تلقین (ا) کرنی درست ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے جو اس کو بدعت کہا اور مطلقاً احادیث ضعیفہ کو متروک العمل قرار دینا محدثین میں سے کس کا مذہب ہے۔ حالانکہ محدثین صحاب ستہ کئی جگہ احادیث ضعیفہ پر باب باندھتے ہیں۔ اور ان سے استدلال کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات حدیث مردود السند تو ہوتی ہے لیکن مقبول المعانی ہوتی ہے۔

یعنی میت کو دفن کر کے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس کو منکر و نکیر کے جواب کی تلقین کرنا یا یاد دہانی کرانا۔ (ا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث تلقین کی بابت صاحب سبل السلام لکھتے ہیں۔

((ویتحصل من کلام ائمة المحقیق انه حدیث ضعیف والعمل به بدعة ولا یغتر بکثرة من یفعله)) (سبل السلام ص ۲۰۳))

یعنی ائمہ محققین کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس پر عمل کرنا بدعت ہے۔ اور بہت لوگوں کے قول سے دھوکہ نہ کھانا چاہیے۔ کیونکہ اکثر دنیا بھیڑ چال ہے۔ امام عراقی کہتے ہیں۔ الفاظ جرح کے پانچ درجے ہیں۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ راوی مطعون کے حق کہا جائے۔ کذاب یہ راوی بہت جھوٹا ہے یا کہا جائے وضاع یعنی اپنی طرف سے حدیثیں بنا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ راوی کو کہا جائے۔ متہم بالکذب۔ اس راویٔ کذب کی تہمت لگی ہے۔ یا یوں کہیں متہم بالوضع اس راوی کو حدیثیں وضع کرنے کی تہمت لگی ہے۔ یا یوں کہیں ((ھَالِکٌ)) یا یوں کہیں متروک یا یوں کہیں ساقط تیسرا درجہ یہ ہے کہ راوی کو کہیں مردود الحدیث یا کہیں واہ ان قسموں سے تو احتجاج کیا جاتا ہے۔ اور نہ ہی استشہاد و اعتبار۔ (تائید) میں ان کی حدیث لی جاتی ہے۔

چوتھا درجہ یہ ہے کہ راوی کو کہا جائے ضعیف الحدیث یا یوں کہا جائے منکر الحدیث یا اس طرح کہا جائے مفطر الحدیث۔

پانچواں درجہ یہ ہے کہ راوی کو کہا جائے ((فیہ ضعف)) یا اسی طرح کہا جائے۔ ((وھو سیئ الحفظ)) یا یوں کہا جائے ((لیس بالقوی)) یا یوں کہا جائے ((حولین)) یا اس کو ایسا کہیں ((فیہ ادنی مقال)) ان پچھلے درجوں کی حدیث اخذ بھی کی جاتی ہے۔ اور اعتبار و استشہاد کے واسطے اس میں نظر بھی کی جاتی ہے۔

شیخ ابن الہمام تحریر فرماتے ہیں جو حدیث راوی کے فسق کے سبب ضعیف ہو وہ متعدد سندوں سے قبل احتجاج نہیں ہو سکتی (حاشیہ شرح نخبہ) حدیث تلقین چونکہ اخیر کے درجوں سے نہیں۔ اس لیے اس پر عمل بدعت ہے۔ اگر یہ کچھ قابل عمل ہوتی تو خیر القرون میں اس پر کیوں عمل نہیں ہوا۔ کیا اس وقت حاجت نہ تھی یا کوئی مردہ دفن نہ ہوتا تھا۔ یا ان کو اس پر عمل کا شوق نہ تھا۔ جب یہ سب باتیں مفقود ہیں تو اس حدیث کی حقیقت واضح ہے کہ یہ بالکل ساقط ہے۔ قابل عمل نہیں۔ (حافظ) عبد اللہ روپڑی (فتاویٰ اہل حدیث روپڑی جلد نمبر ۲ ص نمبر ۴۳۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 76

محدث فتویٰ